سوال

(19) خداوند تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ قرآن مجید پہاڑ پر نازل ہوتا تو پہاڑ شق ہو جاتا الخ

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

خداوند تعالیٰ کلام مجید میں ایک جگہ فرماتا ہے کہ یہ قرآن مجید پہاڑ پر نازل کیا جاتا تو پہاڑ خوف سے شق ہو جاتا۔ اس میں تردد ہے کہ پہاڑ بے حس اور آدمی ظاہری اور باطنی حس اور حواس رکھتا ہے جس کے اندر خوف کا مادہ بھرا ہوا ہے اس کو جنبش تک نہ ہو۔ سو یہ اللہ تعالیٰ نے کیسے فرمایا۔ اس کا ثبوت عقلی و نقلی دلائل سے دے کر اطمینان فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

سائل نے دو غلط دعوے کر لیے۔ اول یہ کہ پہاڑ بے حس چیز، دوم: یہ کہ انسان کو باوجود حواس کے جنبش تک نہیں ہوئی۔ قرآن مجیا کا یہ بتلانا کہ بعض پہاڑ اللہ تعالیٰ کے خوف سے گر پڑتے ہیں۔ (وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ) قرآن مجید کا یہ بتلانا کہ ہر ایک چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کہتی ہے۔ (وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ) اور (يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ) قرآن مجید کا یہ فرمانا کہ پہاڑ داؤد علیہ السلام کے ساتھ صبح و شام اللہ تبارک و تعالیٰ کی تسبیح کہتے تھے۔ (وَسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ) قرآن مجید کا یہ ارشاد کہ قرآن پہاڑ پر نازل کرتے تو اس کو مارے خشوع کے شق شدہ دیکھتے۔ (لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ) قرآن مجید کا یہ بتلانا کہ جب آسمان و زمین پھٹ جائیں اور اپنے رب کے حکم کو کان لگا کر سن لیں۔ (اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ) قرآن مجید کا یہ بتلانا کہ زمین جب اپنے زلزلہ میں آ کر اپنے اثقال کو پھینک دے گی۔ تب زمین رب کے حکم سے اپنے اخبار سنا دے گی۔ (اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا) قرآن مجید کا یہ بتلانا کہ آسمان و زمین فرعونیوں پر نہ روئے۔ (فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ) اس سے معلوم ہو گیا کہ آسمان زمین اللہ کے نیک بندوں پر رویا کرتے ہیں۔ قرآن مجید کا یہ بتلانا کہ نزدیک ہے کہ آسمان و زمین پھٹ جائیں اور پہاڑ گر کر ریزہ ریزہ ہو جائیں اس سے کہ وہ رحمٰن کے واسطے اولاد کا دعویٰ کرتے ہیں۔ (تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا) ((اِلٰی غیرھا من نصوص الکتاب والسنة واقول خیار الامة)) یہ سب اس بات کی شہادت علی طریق التنصیص والتصریح دے رہے ہیں کہ آسمان و زمین پہاڑ و دیگر بے جان چیزوں میں بھی ایک قسم کی معرفت و ادراک حس ہے۔ گو وہ ہر ایک آدمی کے فہم و عقل میں نہ آسکے۔ (وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ) میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔ سو جو چیز آدمی کے فہم و عقل میں کم علمی نا تجربہ کاری کے سبب سے نہ آسکے تو اس کو اس چیز کے وجود سے انکار کرنا عقلاً و نقلاً ناجائز بلکہ مردود ہے۔ (وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ وَمَا هِيَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ) اس کے لیے شاہد عادل ہے۔ ایسی چیزوں کے اثبات کے واسطے مخبر صادق کے اخبار کافی ہے۔ (الٓمّٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ) سائل نے نمبر ا کے سوال میں ایک اپنے غلط خیال کے اثبات کے لیے فطرت کی آیت سے استدلال کر کے لکھا اور خدا کا کلام اور وعدہ بالکل سچا ہے۔ پس پہاڑ کا شق ہو جانا اور تمام چیزوں کا تسبیح و تحمید کہنا اور مارے کوف کے اوپر سے گر جانا اور اس حکم کو کان لگا کر سننا وغیرہ وغیرہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی پاک کلام میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اپنی خام خیالی کے واسطے اس کا سچا ماننا اور یہاں پر

اس کی تصدیق میں متردد رہنا نا سمجھی ہے (اَفَتُؤمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَ تَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ) اللہ تبارک و تعالیٰ ہر وقت ہر مقام ہر بیان میں سچا اور بالکل سچا ہے۔ پس متردد کا موجب یہاں پر کیا ہے ہم اور ہمارے تمام مسلمان بھائی سلفاً و خلفاً شرقاً و غرباً رب العزت کے واسطے اپنی مخلوق کے ہر گز ہر گز قائل نہیں ہو سکتے۔ جس کو رب العالمین کے ساتھ نہ کچھ معرفت ہو نہ کچھ تعلق اور نہ اس سے کچھ خوف ہو۔ یہی ہمارا اعتقاد یہی ہماری فطرت یہی ہماری عقل اور سچا یقین ہے۔ (وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ الایۃ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِیْحَهٗ) سائل یوں لکھتا کہ پہاڑ میرے نزدیک بے حس چیز ہے اور میرے قبل قالب میں قرآن مجید کے سبب سے کبھی کچھ جنبش نہیں ہوئی تو یہ لکھنا اس کا درست بھی ہوتا کیونکہ ممکن ہے کہ پہاڑ اس کے نزدیک بے حس چیز ہو اور قرآن مجید کے سبب سے نہ اس کو جنبش تک ہوتی ہو اور نہ اس نے کسی زندہ دل صاحب تاثیر کو کبھی دیکھا ہو۔ پس علی سبیل الاطلاق ہر دو امر موجودہ سے اس کا انکاری ہو جانا جہل و نادانی پر مبنی ہے (والانسان عدد لما جہل) صدر اول کے برگزید گان اور ان کے رنگ سے رنگین اتباع و اولیاء کرام و دیگر ارباب قلوب و اصحاب ذوق و جذبات کا تو ہم ایسے مسائل کے پاس کیا ذکر کریں، جس کو اللہ تعالیٰ کے اخبار میں تردد و شک ہے۔ ہم موجودہ زمانہ کے عربستان، خراسان ہندوستان مین ایسے موجودہ لوگوں کا تذکرہ کرتے ہیں کہ قرآن مجید کو پڑھتے ہوئے اپنے آپ کو قابو میں نہیں رکھ سکتے ہیں اور غلبۂ بکاء اور رقت کی وجہ سے قرأت نہیں سنا سکتے اور شوق و ذوق کے سبب سے بالکل بے خبر محض ہو جاتے ہیں اور ان کے مقتدی مجلسی لوگ بھی ان کے رنگ سے رنگین ہو کر کانپ کر روتے ہیں، بلکہ بعض لوگ تو مارے تاثیر کے بے ہوش ہو کر گر جاتے ہیں۔ (وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا یَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا یَشَّقَّقُ فَیَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا یَهْبِطُ مِنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ) میں آدمیوں کی مختلف اقسام کی طرف ایک لطیف اشارہ ہے۔ یعنی جیسے زمین کے مختلف طور پر تم مشاہدہ کر رہے ہو۔ اسی طرح انسانی افراد بھی اپنی طبیعت میں نرمی سختی کے اعتبار سے متفاوت ہیں۔ بعض الٰہی کلام سن کر ان کی آنکھوں سے آنسو نہر کی طرح جاری رہتے ہیں اور بعض لوگ ان کی آنکھوں سے کبھی کبھی آنسو جاری ہو جاتا ہے اور بعض لوگ اللہ تعالیٰ کی باتیں سن کر اس کے خوف سے بے ہوش ہو کر گر پڑتے ہیں اور یہ آیہ: (اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْهِمْ اٰیٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِیْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ الایہ اور اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىِٕنُّ الْقُلُوْبُ اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِیَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِیْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ یَهْدِیْ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ) میں بھی اسی مضمون کی طرف اشارہ ہے۔ ہم حق تعالیٰ و تقدس کا کیا شکر ادا کریں جس نے اپنے فضل و کرم سے قرآن مجید کے یہ عجیب و غریب تاثیرات اس کثرت سے دکھائے کہ ہم گن نہیں سکتے، بلکہ اپنے قافلہ میں اپنے والد ماجد (عبد اللہ بن محمد الغزنوی) قدس روحہ کے عہد میں ہمیشہ دیکھا کرتے تھے اور ان کے بعد بھی بحمد اللہ اکثر مشاہدہ کرتے ہیں۔ نیز دیگر بلاد میں بارہا دیکھ چکے ہیں۔ پس سائل کا علی سبیل الاطلاق یوں لکھنا کہ انسان کو جنبش تک نہ ہو۔ کس قدر خلاف واقع ہے۔ قرآن مجید میں اگر کچھ تاثیر نہیں تو عربوں کے درندہ خصلت وحشی لوگ کس چیز کی تاثیر سے موم صفت بن کر اعلیٰ درجہ کے عقل مند ہو گئے۔ (وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ) طبیب ارواح و مصلح اشباہ حضرت محمد مصطفی a کے دہان مبارک میں وہ کون سی حیات بخش چیز تھی جس کا اثر آج تک مسلمانوں میں موجود و مشہود ہے۔ (یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْیَفْرَحُوْا هُوَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ) سائل کو اگر میری اس شہادت میں بھی تردد ہو تو وہ تحقیق و ترقی علم کے واسطے اللہ تعالیٰ کی کھلی زمین میں اس کے باتاثیر بندوں کو ڈھونڈ کر قرآن مجید کی اس عجب تاثیر کو مشاہدہ کر سکتا ہے۔ (وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ اَنْزَلْنٰهُ اَفَاَنْتُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ) کے مصداق دیکھ سکتا ہے۔

(حضرت مولانا عبد الجبار غزنوی رحمۃ اللہ علیہ امرتسری الاعتصام جلد نمبر ۹ شمارہ نمبر ۴۳)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی علمائے حدیث

جلد 09 ص 97-101

محدث فتویٰ